عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 2 ایس سی آر

سمپت کمار
بنام۔
آیاکنو اور دیگر

13 ستمبر 2002

آر سی لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹس۔

ضابطہ دیوانی، 1908

آرڈر 6، قاعدہ 17–دعویٰ–ترمیم-مدعی نے دعویٰ برائے مستقل حکمِ امتناعی دائر کرنے کے 11 سال بعد، لیکن مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے قبل، دعویٰ میں ترمیم کی درخواست دی تاکہ اسے اعلامیہ ملکیت اور بازیابی قبضہ کے دعویٰ میں تبدیل کیا جاسکے–مدعی کے مطابق مقدمہ کے دوران اس کے لیے سببِ دعویٰ پیدا ہوا–مدعا علیہ نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ وہ پہلے ہی سے متنازعہ جائیداد پر قابض ہے اور اس نے تخاصمی قبضہ کے ذریعہ ملکیت حاصل کرلی ہے، اس لیے حکم امتناعی کا دعویٰ قابلِ سماعت نہیں اور دعویٰ میں ترمیم کی اجازت نہیں دی جاسکتی–ٹرائل کورٹ نے ترمیم کی اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے قرار دیا کہ مدعی کے لیے مناسب راستہ یہ ہے کہ وہ نیا دعویٰ دائر کرے–منعقد: آرڈر 6، قاعدہ 17 عدالت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی فریق کو کسی بھی مرحلے پر اپنی درخواست/جواب میں ترمیم یا تبدیلی کی اجازت دے، بشرطیکہ یہ منصفانہ شرائط پر مبنی ہو–ایسی تمام ترمیمات جن کا مقصد فریقین کے مابین اصل تنازعہ کے حل کے لیے مواد فراہم کرنا ہو، قابلِ اجازت ہوتی ہیں–موجودہ معاملے میں، مجوزہ ترمیم سے دعویٰ کی بنیادی ساخت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی–اگرچہ مدعی ان ہی بنیادی حقائق کی بنیاد پر نیا دعویٰ دائر کرنے سے نہیں روکا گیا، تاہم ترمیم کی اجازت دینا قانونی چارہ جوئی کی کثرت کو کم کرے گا–البتہ مدعا علیہ کے مفاد کو اس طرح محفوظ کیا جاسکتا ہے کہ دستور ملکیت اور بازیابی قبضہ کے حوالے سے جو رعایت کی جارہی ہیں، انہیں اس تاریخ سے مؤثر سمجھا جائے جس دن ترمیم کی درخواست داخل کی گئی تھی–مدعی کو ترمیم کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دعویٰ میں مناسب ترمیم کرے–مدعا علیہ کو بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ نتیجتاً قانونی دفاع اختیار کرے–چونکہ ترمیم مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے قبل مانگی گئی، اس لیے مدعا علیہ کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچا—دعویٰ میں ترمیم–اصولِ پس رفت۔

مسمات رُکھم بائی بنام لالا لکشمی نارائن و دیگر، 355SC1960AIR کا حوالہ دیا گیا۔

دعویٰ میں ترمیم—11 سال بعد لیکن مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے قبل مانگی گئی— تاخیر—اس کا اثر

منعقد: دعویٰ میں ترمیم کی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کا جائزہ صرف مقدمے کے اندراج کی تاریخ سے مدت نکال کر نہیں لیا جانا چاہیے، بلکہ مقدمے کی سماعت جس مرحلے تک پہنچ چکی ہے، اس کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے — مقدمے کی سماعت سے قبل کی جانے والی ترمیمات کو عام طور پر نسبتاً زیادہ آزادی اور لچک کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے، بہ نسبت ان ترمیمات کے جو سماعت کے آغاز یا اختتام کے بعد کی جائیں — پہلی صورت میں عموماً یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ مدعا علیہ کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ اسے مدعی کے ترمیم شدہ دعویٰ کا مؤثر جواب دینے کا مکمل موقع حاصل ہوگا — دوسری صورت میں، یعنی سماعت کے دوران یا بعد میں کی گئی ترمیمات میں، مدعا علیہ کو نقصان کا سوال اٹھ سکتا ہے، جس کا فیصلہ ہر مقدمے کے مخصوص حقائق و حالات کی روشنی میں کیا جانا ضروری ہے — اس حوالے سے کوئی سخت اور قطعی اصول یا "سیدھا فارمولہ" مقرر نہیں کیا جا سکتا — اصل نکتہ یہ ہے کہ صرف تاخیر بذاتِ خود ترمیم کی درخواست کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی — دیوانی طریقہ کار کا ضابطہ، 1908 – آرڈر 6، قاعدہ 17

پس رفت – دعویٰ – دعویٰ میں ترمیم قرار دیا گیا کہ جب ایک بار ترمیم کو شامل کر لیا جاتا ہے تو اصولاً وہ ترمیم دعویٰ کی اصل تاریخ سے مؤثر سمجھی جاتی ہے — تاہم، ترمیمات میں "اصولِ پس رفت" ایک عمومی اصول نہیں ہے جسے ہر صورت لاگو کیا جا سکے — مناسب معاملات میں عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ترمیم کی اجازت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ ترمیم دعویٰ کی اصل تاریخ سے مؤثر نہ ہوگی بلکہ صرف اس تاریخ سے مؤثر تصور کی جائے گی جس تاریخ کو ترمیم کی درخواست عدالت میں داخل کی گئی تھی — دیوانی طریقہ کار کا ضابطہ، 1908 – آرڈر 6، قاعدہ 17

سید الینگما اور دیگر بنام ممتا شینائے، (2001) 8SCC561، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5839 برائے سال 2002

چینئی عدالت عالیہ کے سی آر پی نمبر 2046 آف 2001 مورخہ 6.8.2001 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

وِی پربھاکر، محترمہ رینا، اور ایم کے ڈی نامبودری – برائے اپیل کنندگان

پی وی یوگیشورَن، بالاجی سرینواسن، اور آرسی کوشِک – برائے جواب دہندگان

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

اجازت دی گئی۔

مدعی / اپیل کنندہ نے مستقل ممانعتی حکم امتناعی کے لیے دعویٰ دائر کیا، جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ مدعی زرعی اراضی پر قابض ہے۔ مدعا علیہ نے تحریری بیان میں دعویٰ کی تفصیلات کی تردید کی اور مؤقف اختیار کیا کہ مقدمہ کے اندراج کے وقت وہ خود متنازعہ اراضی پر قابض تھا، اس لیے دعویٰ برائے حکم امتناعی نا قابلِ سماعت ہے۔ یہ دعویٰ سال 1988 میں دائر کیا گیا تھا۔

سال 1999 میں، لیکن مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے قبل، مدعی نے ضابطہ دیوانی، آرڈر VI، قاعدہ 17 کے تحت ایک درخواست دائر کی، جس میں دعویٰ میں ترمیم کی اجازت طلب کی گئی۔ ترمیم کی درخواست میں مؤقف اختیار کیا گیا کہ جنوری 1989 میں، یعنی مقدمہ زیرِ التواء ہونے کے دوران، مدعا علیہ نے مدعی کو بزورِ قوت متنازعہ اراضی سے بیدخل کر دیا۔ اس

بیان کی بنیاد پر مدعی نے ترمیم کے ذریعہ ملکیت کے اعلامیہ اور اس کے نتیجہ میں قبضے کی بازیابی کی درخواست شامل کرنے کی اجازت طلب کی۔ اور ساتھ ہی اس کے مطابق دعویٰ کی قیمت کا تخمینہ لگا کر عدالتی فیس بھی ادا کی۔ مدعا علیہ/ جوابی فریق نے ترمیم کی مخالفت کی اور مؤقف اختیار کیا کہ مدعی ترمیم کے ذریعہ نیا سببِ دعویٰ متعارف کروا رہا ہے، جو کہ ضابطہ قانون کے مطابق ناقابلِ قبول ہے مزید یہ کہ مدعا علیہ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس نے تخاصمی قبضہ کے ذریعے متنازعہ اراضی پر اپنی ملکیت مستحکم کر لی ہے، جس کے نتیجے میں دعویٰ برائے قبضے کی بازیابی اب قانونی وقت کی میعاد سے باہر ہو چکا ہے، اور اس طرح مدعا علیہ کو ایک قیمتی قانونی حق حاصل ہو چکا ہے، جو کہ مجوزہ ترمیم کے ذریعہ چھینا جا رہا ہے۔

ٹرائل کورٹ نے ترمیم کی درخواست مسترد کر دی۔ اپنے فیصلے کے دوران عدالت نے یہ مشاہدہ دیا کہ مدعی کے لیے مناسب راستہ یہ تھا کہ وہ نیا دعویٰ دائر کرے۔ اس حکم کو ہائی کورٹ نے نظرثانی میں برقرار رکھا۔ اگرچہ مدعی نے ترمیم کی درخواست میں مزید کچھ تبدیلیاں بھی مانگی تھیں تا کہ متنازعہ جائیداد کی وضاحت کو درست کیا جا سکے، لیکن بعدازاں مدعی نے اس حصے پر اصرار نہیں کیا اور وہ عدالت کے روبرو ترک کر دیا گیا۔

یہ معاملہ محض اس مختصر قانونی سوال پر مبنی ہے کہ: کیا مستقل ممانعتی حکم امتناعی کے دعویٰ کو، محض ترمیم کے ذریعہ، ملکیت کے دستور اور قبضہ کی بازیابی کے دعویٰ میں تبدیل کرنا قابلِ قبول ہے؟

یہ درست ہے کہ مدعی نے ترمیم کی درخواست میں جو بیانات دیے ہیں، ان کی بنیاد پر وہ ایسا سببِ دعویٰ متعارف کروانا چاہتا ہے جو مقدمہ کے زیرِ التواء ہونے کے دوران پیدا ہوا۔ مدعا علیہ کے مطابق، ترمیم کی درخواست میں کیے گئے بیانات حقائق کے منافی ہیں، اور وہ مقدمہ دائر ہونے سے بھی قبل جائیداد پر قابض تھا۔

ہماری رائے میں، مجوزہ ترمیم سے دعویٰ کی بنیادی ساخت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ مدعی صرف دعویٰ میں مانگی گئی راحت کی نوعیت کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ ٹرائل کورٹ کی رائے میں، مدعی کے لیے مناسب راستہ یہ تھا کہ وہ نیا دعویٰ دائر کرے، اور یہی وہ وجہ تھی جو ٹرائل کورٹ اور بعدازاں عدالت عالیہ کی طرف سے ترمیم کی درخواست کو مسترد کرنے اور مدعی کی نظرثانی درخواست کو خارج کرنے کا سبب بنی۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اگر مدعی کو ایک علیحدہ نیا دعویٰ دائر کرنے کی اجازت قانوناً حاصل ہے، تو وہی رعایت جو نئے دعویٰ میں مانگی جا سکتی ہیں، انہیں زیرِ التواء دعویٰ میں ترمیم کے ذریعے شامل کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جا سکتی؟ زیرِ غور مقدمہ کے حقائق و حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ترمیم کی اجازت دینا قانونی چارہ جوئی کی تکرار کو روکنے کا مؤثر ذریعہ ہوگا۔

مسمات رُکھم بائی بنام لالا لکشمی نارائن و دیگر، 335SC1960AIR میں عدالتِ عظمیٰ نے یہ اصول وضع کیا کہ جب کوئی دعویٰ مناسب رعایت کے بغیر دائر کیا گیا ہو تو اس کو محض اس بنیاد پر خارج کرنا مناسب نہیں ہوتا، بلکہ اگر مدعی مناسب ترمیم کی درخواست کرے تو عدالت کو اسے ترمیم کی اجازت دینی چاہیے۔

ضابطہ دیوانی، 1908 – آرڈر 6، قاعدہ 17 عدالت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی فریق کو مقدمے کے کسی بھی مرحلے پر، مناسب شرائط کے ساتھ، اپنے دعوے یا تحریری بیان میں ترمیم یا تبدیلی کی اجازت دے۔ ایسی تمام ترمیمات جن کا مقصد

فریقین کے درمیان موجود اصل تنازعے کو مؤثر طریقے سے حل کرنا ہو، ان کی اجازت دی جانی چاہیے۔ترمیم کی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کا جائزہ صرف مقدمہ کے اندراج کی تاریخ سے مدت گن کر نہیں لیا جانا چاہیے، بلکہ اس مرحلہ کو مدنظر رکھا جانا چاہیے جہاں تک مقدمہ کی سماعت پہنچ چکی ہو۔سماعت سے قبل کی جانے والی ترمیمات کو عمومی طور پر زیادہ آزادی سے منظور کیا جاتا ہے، کیونکہ ایسے مرحلے پر مدعا علیہ کو مدعی کے ترمیم شدہ دعویٰ کا مؤثر جواب دینے کا پورا موقع حاصل ہوتا ہے۔جبکہ سماعت کے بعد کی جانے والی ترمیمات میں مدعا علیہ کو نقصان پہنچنے کا امکان ہوتا ہے، اور ہر کیس کے مخصوص حقائق کی بنیاد پر ہی یہ طے کیا جانا چاہیے کہ ایسا نقصان ہوا یا نہیں۔کوئی سخت یا آفاقی اصول اس بارے میں طے نہیں کیا جا سکتا۔اصل نکتہ یہ ہے کہ صرف تاخیر، بذاتِ خود، ترمیم کی درخواست کو مسترد کرنے کا کافی جواز نہیں۔

ایک بار ترمیم شامل ہونے کے بعد، وہ مقدمے کی دائر ہونے کی تاریخ سے مؤثر سمجھی جاتی ہے۔تاہم، ترمیمِ دعویٰ کے سیاق وسباق میں "ریلیشن بیک" (پچھلی تاریخ سے مؤثر ہونے) کا اصول ہر صورت میں لاگو نہیں ہوتا، اور مناسب معاملات میں عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ترمیم کی اجازت دیتے ہوئے یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ اس کی اجازت سے کی گئی ترمیم مقدمے کی دائر ہونے کی تاریخ سے مؤثر نہ ہوگی، بلکہ اس حد تک مؤثر سمجھی جائے گی جتنا عدالت نے اجازت دی ہو، اور اس تاریخ سے مؤثر سمجھی جائے گی جس دن ترمیم کی درخواست عدالت میں دائر کی گئی ہو۔(ملاحظہ ہو: سدّ النگمّا وغیرہ بنام ممتا شینائے، (2001)8ایس سی سی 561)۔

موجودہ مقدمہ میں، دعویٰ میں ترمیم تقریباً 11 سال بعد، مقدمہ کے اندراج کی تاریخ کے بعد طلب کی گئی ہے۔مدعی کو اس امر سے روکا نہیں گیا کہ وہ ایک نیا دعویٰ دائر کرے جس میں وہ اعلامیہ ملکیت اور قبضے کی بازیابی کی دعائیں انہی بنیادی حقائق کی بنیاد پر مانگے، جو پہلے سے زیرِ التواء دعویٰ میں مستقل ممانعتی حکم امتناعی کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔قانونی چارہ جوئی کی کثرت سے بچنے کے لیے، یہ عدالت کی دانشمندانہ صوابدید ہوگی کہ وہ مدعی کو اجازت دے کہ وہ زیرِ التواء دعویٰ میں ہی اعلامیہ ملکیت اور قبضہ بازیابی کی استدعا شامل کرے۔مدعی کا مؤقف ہے کہ جو اضافی دعائیں اب ترمیم کے ذریعے شامل کی جا رہی ہیں، ان کا سببِ دعویٰ مقدمہ کے زیرِ التواء ہونے کے دوران پیدا ہوا۔ترمیم کے ذریعے شامل کیے جانے والے بیانات کی سچائی یا جھوٹ کا جائزہ، ترمیم کی اجازت کے وقت نہیں لیا جاتا۔تاہم، مدعا علیہ بجا طور پر یہ مؤقف پیش کرتا ہے کہ اگر اس نے تخاصمی قبضہ کے ذریعے پہلے ہی اپنی ملکیت مکمل کر لی ہے، تو ترمیم کے ذریعے ایسا حق مانگنا، جو دعویٰ کی اصل تاریخ سے مؤثر سمجھا جائے، مدعا علیہ کو وقت کی طوالت سے حاصل ہونے والے قانونی فائدہ سے محروم کر دے گا—یعنی، مدعا علیہ نے جو دعویٰ تخاصمی قبضہ کے ذریعے وقت کی مخصوص مدت مکمل کر کے کیا ہے، اس مدت میں تقریباً 11 سال کو شمار نہ کرنا، اس کے لیے نقصان دہ ہوگا۔مدعا علیہ کے مفاد کا تحفظ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ عدالت یہ ہدایت جاری کرے کہ:"دستورِ ملکیت اور قبضہ بازیابی سے متعلق جو استدعا ترمیم کے ذریعے شامل کی جا رہی ہیں، ان کو وہ تاریخ تصور کیا جائے جس تاریخ کو ترمیم کی درخواست عدالت میں دائر کی گئی تھی، نہ کہ دعویٰ کی اصل تاریخ سے مؤثر مانا جائے۔"

درخواست میں کیے گئے بیانات کی بنیاد پر ترمیم کی اجازت دی جانی چاہیے تھی۔اگر مدعی کی جانب سے بیان کردہ

حقائق درست نہ ہوں، تو مدعا علیہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے تحریری بیان میں اس کا مؤثر جواب دے۔ اگر مدعی اپنے بیان کردہ واقعاتی نکات کو ثابت کرنے میں ناکام رہتا ہے، یا مدعا علیہ اپنے مؤقف کو ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ جسے وہ ظاہر ہے کہ ضمنی ترمیم کے ذریعے اپنے تحریری بیان میں شامل کر سکے گا۔ تو پھر دعویٰ خارج کیا جا سکتا ہے۔ مدعا علیہ کو اس ترمیم سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا، خاص طور پر اس صورت میں جب ترمیم مقدمے کی سماعت کے آغاز سے قبل طلب کی گئی ہو۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنیاد پر، اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ اور ٹرائل کورٹ کے قابلِ اعتراض احکامات کالعدم قرار دیے جاتے ہیں۔ مدعی کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ ابتدائی دعویٰ میں ترمیم شامل کرے، سوائے اس حصے کے جسے اس نے ٹرائل کورٹ میں ترک کر دیا تھا۔ تاہم، ترمیم کی درخواست میں تاخیر کے پیشِ نظر، مدعی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ 2000 روپے (دو ہزار روپے) بطور ہرجانہ ادا کرے، اور یہ ترمیم شامل کرنے کے لیے ایک شرط کے طور پر لازم ہوگا۔ دستور ملکیت اور بازیابی قبضہ کی استدعا اس تاریخ سے مؤثر تصور کی جائیں گی جس تاریخ کو ترمیم کی درخواست دائر کی گئی تھی۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document